بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-4
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلہ]
27-44(2018ء)

*خالد محمود، **پروفیسر ڈاکٹر عبد العلی اچکزئی

ڈاڑھی اور مونچھوں کی شرعی حیثیت

ABSTRACT: Islam teach us complete way of life. It guides human to face any circumstance from birth to death such as clothing and appearance etc., Beard on male face is one of those guidance, through which male can be differentiated from female. Quran and Sunnah, Ijma and Qiyas (four principles of sharia) has made beard a part of human and Islamic nature. Due to this beard is obligatory and not having beard on face and large mustaches on face is the appearance of non-Muslims. And we are ordered to oppose that appearance. And by leaving beard less than one hand is forbidden, and group of many sins. And Hazrath Muhammad (SAW) also hate them. And according to sharia having beard on face have a lot of benefits for health and not having beard on face is much harmful for health. And cutting beard more than one hand is allowed and as well evident that it is Sunnah and Mustahib, because it is the original quantity of beard. And also it is based on the principles of nature and common sense instead of copying.

کلیدی الفاظ: داڑھی، مذہب، لحیۃ، مونچھیں، واجب

*ریسرچ اسکالر، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ
**ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کے تمام حالات ، مراحل ، انسان کی وضع قطع،چال ڈھال ،شکل وصورت ،طور طریقہ اور تمام چیزوں کے بارے میں راہنمائی موجود ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ کوئی حال کوئی چیز ایسی نہیں جس میں دین اسلام کی راہنمائی نہ ہو۔جو چیز انسان کے لیے فائدہ منداور ضروری ہے اسلام نے اس کے کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور جو چیز انسان کے لیے نقصان دہ اور مضر ہے اس سے منع فرمادیا ہے۔اسلام نے لباس سے متعلق ہدایات کو بھی بڑی اہمیت دی ہے اور یہ چیز دنیا کی تمام اقوام عالم اور تمام ممالک میں بھی مسلم ہے،ہر ملک اور ہر قوم کی کچھ خصوصیات اورامتیازات ہوتی ہیں جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے ہر حکومت وسلطنت کی فوج کالباس) وردی(دوسرے ملک سے الگ ہے اسی سے میدان جنگ میں امتیاز ہوتا ہے،اسی طرح ہر ملک کی جھنڈی کا رنگ ،ڈیزائن دوسرے ملک کی جھنڈی علیحدہ ہے، پھر ملک کے اندر مختلف شعبوں کا یونیفارم الگ الگ ہے،فوج کا الگ پولیس کا الگ،بری فوج کا الگ،بحری فوج کا الگ،سوار کا الگ پیادہ کا الگ،ٹریفک پولیس کا الگ چیک پوسٹ والے کا الگ اور ڈاکیا کا الگ غرض ہر ایک کا یونیفارم علیحدہ ہے۔اگر کوئی ملازم بوقت ڈیوٹی اپنی مخصوص یونیفارم میں نہ ہو تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے۔کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہوسکتا ہے اور باقی بھی جب ہی رہ سکتا ہے جب کہ وہ اپنی کچھ خصوصیات اور یونیفارم مقرر کرے جس سے ان کی شناخت اور پہچان ہوسکے اور دوسروں سے ممتاز ہوسکے،اسی طرح اسلام نے مسلمانوں کو لباس سے متعلق ایک طرح کے احکامات تو اس طرح دیے ہیں جس سے مسلم اور غیر مسلم میں فرق ہوتا ہے اور ایک طرح کی ہدایات اس طرح ہیں کہ جس سے مرد وعورت میں فرق ہوجاتا ہے۔مرد کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں اور عورت کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں تاکہ مرد وعورت کا وہ بنیادی فرق ختم نہ ہوجائے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کو عطا فرمایا ہے۔مرد اور عورت میں بدن کے اعتبار سے بھی فرق ہے اور یہ فرق لباس کے فرق سے بھی بڑا ہوا ہے اس لیے کہ لباس تو انسانی جسم سے ایک اضافی اور الگ چیز ہے جب کہ جسم تو ہر انسان کو پیدائشی طور پر دیا گیا ہوتا ہے۔مرد اور عورت کے جسمانی ساخت میں فرق کے ساتھ ساتھ مرد و عورت

کے چہرے پر اگنے والے بالوں کا بھی فرق ہے۔ مرد کے چہرے پر ڈاڑھی آتی ہے اور عورت کے چہرے پر نہیں آتی۔ اسلام میں ڈاڑھی کی کتنی اہمیت ہے؟ اس کی کیا حیثیت ہے؟ سنت ہے یا واجب ہے؟ اس کی شرعی مقدار کتنی ہے؟ اس کی حدود اربعہ کیا ہے؟ ڈاڑھی سے متعلق لوگوں میں پائے جانے والے شکوک وشبہات ،غلط فہمیاں اوراعتراضات اوران کے تسلی بخش جوابات اس زیر تحقیق مقالے میں زیر بحث لایا گیا ہے اوراس پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

موضوع کی اہمیت وضرورت

ڈاڑھی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا متفقہ عمل اور مستقل معمول اور خود ہمارے آقا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور محدثین وفقہائے کرام بلکہ تمام اولیائے کرام کا دائمی عمل ہے۔ ڈاڑھی شرافت اوربزرگی کی علامت ہے۔ نہایت احترام کی چیز ہے۔ چھوٹے اور بڑے میں ،اورمرد وعورت میں امتیاز وفرق کرنے والی ہے۔ سبحان من زین الرجال باللحی ' وزین النساء بالذوائب"۔پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے ذریعے اور عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعے زینت بخشی 1" اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے۔

ڈاڑھی کا مفہوم اوراس کی حدود اربعہ

ڈاڑھی کو عربی زبان میں" لحیۃ" اورانگریزی زبان میں"Beard" کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع عربی زبان میں" اللحیٰ" اورانگریزی زبان میں"Beards" آتی ہے۔ قرآن وسنت میں ڈاڑھی کے بارے میں" اللحیۃ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور عربی لغت میں" لحی"اور"لحی"منہ کی اس ہڈی یا جبڑے کو کہا جاتا ہے جس پر دانت اگتے ہیں۔ اور جس ہڈی پر دانت اُگتے ہیں وہ انسانی چہرے میں دو قسم کی ہڈیاں ہیں ایک اوپر ہڈی ،جس کو اوپر کا جبڑا بھی کہا جاتا ہے اور ایک نیچے کی ہڈی جس کو نیچے کا جبڑا بھی کہا جاتا ہے۔2

کئی احادیث میں منہ کے دونوں جبڑوں یا دانت اگنے والی دونوں ہڈیوں کے لیے"لحیین"کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن**

له الجنة:3.ترجمہ "جو میرے لیے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز (یعنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتاہوں۔"

اس طرح کی احادیث میں "لحیین" یا "لحیة" کے الفاظ سے منہ میں اوپر نیچے کے دونوں جبڑے یا وہ دونوں ہڈیاں مراد ہیں جن پر دانت اگتے ہیں ۔اسی مناسبت سے اس ہڈی پر اگنے والے بالوں کو عربی زبان میں "لحیة" اور اردو زبان میں "ڈاڑھی" کہاجاتاہے۔4

ڈاڑھی کی مشروعیت قرآن پاک کی روشنی میں

قرآن مجید میں ہے کہ شیطان نے ملعون و مردود وقت کہاتھا کہ: ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ۔ "5 میں انسانوں کو ضرور حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت بگاڑا کریں" قرآن مجید کی یہ آیت صاف طور پر اللہ تعالی ' کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے کے شیطانی حکم اور اس کے قبیح اور برا ہونے کی وضاحت کررہی ہے اور ڈاڑھی کامنڈانا اللہ تعالیٰ کی اس فطری صورت کو بگاڑنے میں داخل ہے۔اسکے علاوہ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی پکڑنے کا واقعہ مذکور ہے۔لاتاخذ بلحیتی ولابراسی":6. تم میری ڈاڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو"

ڈاڑھی کی مشروعیت احادیث ِ مبارکہ کی روشنی میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة7.

ترجمہ": حضور ﷺ نے فرمایا کہ: مونچھوں کو کاٹنا اور ڈاڑھی کو بڑھانا فطرت میں سے ہے۔"

اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کو فطرت بتلایا گیاہے اور فطرت کسے کہتے ہیں اس کے بارے میں صحیح بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں ہے کہ: واراد بالفطرة السنة القديمة التي اختارها الانبياء عليهم السلام واتفقت عليها الشرائع فكانها امر جلي فطروا عليه8.

ترجمہ": اور فطرت سے مراد قدیم) پرانا (طریقہ ہے جس کو تمام انبیاء کرام علیھم السلام نے اختیار کیاہے۔اور اس پر تمام شریعتیں متفق رہی ہیں ۔گویا کہ یہ ایسا واضح حکم ہے کہ جس پر انبیاء

علیہم السلام کو پیدا کیا گیا ہے۔" اورامام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: من الفطرة ای السنة یعنی سنة الانبیاء الذین امرنابالاقتداء بھم9. ترجمہ":فطرت) یعنی سنت(سے مرادانبیاء علیہم السلام کاطریقہ ہے جن کی اقتداءوپیروی کاہمیں حکم دیاگیاہے۔" اورامام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں فطرت کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ذھب اکثرالعلماءالی انھاالسنة ،وکذاذکرہ جماعة غیرالخطابی قالوا:ومعناہ انھامن سنن الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم ، وقیل ھی الدین10. ترجمہ":اکثرعلماء کی رائے یہ ہے کہ فطرت سے مرادطریقہ ہےاوراسی طرح سےخطابی کےعلاوہ ایک جماعت نےذکر کیاہے، انہوں نےفرمایاکہ اس کےمعنٰی یہ ہیں کہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام کےطریقوں میں سےہےاوریہ بھی کہاگیاہےکہ فطرت سے مراددین ہے۔" ڈاڑھی کےبارےمیں بعض احادیث میں آتاہےکہ ڈاڑھی بڑھانااورموںچھیں کٹانااسلام کی فطرت میں داخل ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سےروایت ہےکہ: ان رسول اللہ ﷺ قال: ان فطرة الاسلام الغسل یوم الجمعة ،والاستنان واخذالشارب ،واعفاءاللحی11. ترجمہ":بےشک رسول اللہ ﷺ نےفرمایاکہ: اسلام کی فطرت جمعہ کےدن غسل کرنا،مسواک کرنا،موںچھوں کاکاٹنااورڈاڑھی کابڑھاناہے۔" اس سےپہلےوالی حدیث میں ڈاڑھی بڑھانےکوتمام انبیاء کرام علیہم السلام کاطریقہ اورفطرت ہونابتلایاجاچکا۔ اور اس حدیث سےڈاڑھی بڑھانےکافطرت اسلام بھی ہونامعلوم ہوگیا۔اورڈاڑھی کےبڑھانےکےفطرت اسلام ہونے کےالفاظ سےمعلوم ہواکہ ڈاڑھی بڑھانےسےہی فطرت اسلام کاتقاضہ مکمل ہوتاہے،چھوٹی چھوٹی اور خشخشی ڈاڑھی رکھنے سےفطرت اسلام کاتقاضہ پورانہیں ہوتا۔کیونکہ اس میں ڈاڑھی بڑھانانہیں پایاجاتاہے۔

ڈاڑھی بڑھانے اورموںچھیں کٹانےکاحکم

ڈاڑھی کےبارےمیں بعض لوگوں کایہ خیال ہےکہ عرب میں ڈاڑھی رکھنےکادستورتھااس لیےحضور ﷺ خود بھی ڈاڑھی رکھتےتھےاوراسی دستوروعادت کی وجہ سےدوسروں کوبھی ڈاڑھی رکھواتےتھےوگرنہ ڈاڑھی رکھنانہ کوئی عبادت ہےاور نہ کوئی ضروری اورواجبی حکم ہے۔حالانکہ بات یہ نہیں ہےکہ بلکہ ڈاڑھی رکھنےاورموںچھیں کٹانے کااللہ تبارک وتعالیٰ نےاپنےنبی ﷺ کوحکم

فرمایاتھا۔جیساکہ حدیث پاک میں ہے کہ: امرنی ربی باعفاء لحیتی وقص شواربی12. ترجمہ":مجھے میرے رب نےڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کاحکم فرمایاہے۔" اورخود حضوراقدس ﷺ نے بھی امت کوڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹانے کاحکم فرمایاہے۔چنانچہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال:احفواالشوارب واعفوااللحی13. ترجمہ":حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:تم مونچھوں کوپست کرواور ڈاڑھی کوبڑھاؤ۔" اس حدیث شریف میں واضح طورپر رسول اللہ ﷺ کی طرف سےڈاڑھی بڑھانے کاحکم فرمانے کاذکر ہے۔جس سے صاف طور پر معلوم ہواکہ ڈاڑھی رکھنااور بڑھاناہماری شریعت میں واجب اورضروری درجہ کاحکم ہے۔کیونکہ اس کانبی ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ڈاڑھی کی اہمیت کے بارے میں حضرت حکیم الامت مولانااشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ" اصلاح الرسوم" میں تحریر فرماتے ہیں کہ: "حضوراقدس ﷺ نے صیغہ امرسے دونوں حکم فرمائے اورامر حقیقتاً وجوب کے لیے ہوتاہے۔پس معلوم ہواکہ یہ دونوں حکم) ڈاڑھی بڑھانا،مونچھیں کٹانا(واجب ہیں ۔اورواجب کاترک کرناحرام ہے۔پس ڈاڑھی کاکٹانااور مونچھیں بڑھانادونوں فعل حرام ہیں۔جب اس کاگناہ ہوناثابت ہوگیاتوجولوگ اس پر اصرارکرتے ہیں اوراس کو پسندکرتے ہیں اورڈاڑھی بڑھانے کوعیب جانتے ہیں بلکہ ڈاڑھی والوں پرہنستے ہیں اوراس کی ہجوکرتے ہیں ان سب مجموعہ امورسے ایمان کاسالم رہناازبس دشوارہے۔14"

ڈاڑھی منڈانا،مونچھیں بڑھاناغیروں کاطریقہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سےروایت ھے کہ: قال رسول اللہ ﷺ:قصواالشوارب،واعفوااللحی،ولاتمشوافی الاسواق الاوعلیکم الازرانہ لیس منامن عمل بسنۃ غیرنا15.ترجمہ":رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ: مونچھوں کاکٹاؤاورڈاڑھیوں کوبڑھاؤاور بازاروں میں بغیر تہبند کے)یعنی ستر کھول کر(نہ چلو،بے شک جس نے ہمارے غیروں کے طریقہ پرعمل کیاوہ ہم میں سے نہیں ۔"

کیونکہ مونچھیں بڑھانااورڈاڑھی کٹانا بھی غیروں کاطریقہ ہےاس لیے جو شخص مونچھیں بڑھائے یاڈاڑھی کٹائے تو اس کے لیے یہ وعید ہے کہ حضور ﷺ نےاس کواپنی جماعت سے باہر کا شخص قراردیا،جوکہ ان دونوں گناہوں پر بہت سخت وعید ہے۔اسی طرح حضرت زیدبن ارقم رضی اللہ عنہ سےروایت ہے کہ: ان رسول اللہ ﷺ قال:من لم یاخذمن شاربہ فلیس منا16.ترجمہ”:بےشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ: جس نےاپنی مونچھیں نہیں کاٹیں تووہ ہم میں سے نہیں ۔“اس حدیث پاک کی تشریح میں شیخ الحدیث حضرت مولانامحمدزکریانوراللہ مرقدہ اپنی کتاب”ڈاڑھی کاوجوب“میں تحریرفرماتے ہیں کہ:

”کس قدرسخت وعید ہے لمبی لمبی مونچھوں والےاپنے آپ کوشریف سمجھیں اورسرکاری کاغذات میں اپنے آپ کو مسلمان بھی لکھوادیں مگرسیدالکونین ﷺان لوگوں کواپنی جماعت میں شمار کرنے سےانکارفرماتے ہیں۔طبع سلیم بھی مونچھوں کے بڑھانے سےکراہت کرتی ہے۔پانی چائےوغیرہ پینے کی جتنی چیزیں بھی منہ میں جائیں گی وہ مونچھوں کے دھوئن کے ساتھ جائیں گی۔اگرکوئی شخص کہے کہ مونچھوں کودھوکرپیالی میں رکھ کراس کوپی لیں توکس قدرگھن آئے گی لیکن پانی اور پینے کی چیزکا ہر گھونٹ اس دھوئن کے ساتھ اندرجارہاہے مگرذرابھی گھن نہیں آتی ۔17“

ان تمام روایتوں اوراکابرین واسلاف کی تحریرات سےمعلوم ہواکہ ڈاڑھی منڈانااورمونچھیں بڑھانا غیروں کا)اعاجم یعنی مشرکین ،کفار،یہودونصاریٰ(طریقہ ہے جس کی مخالفت کا ہمارے دین وشریعت میں حکم ہے۔اوریہ باقاعدہ شریعت میں مطلوب وماموربی حکم ہے۔چنانچہ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سےروایت ہے کہ:عن النبی ﷺ قال: خالفواالمشرکین وفرواللحی واحفواالشوارب18. ترجمہ”:حضور ﷺ نےارشادفرمایاکہ:مشرکین کی مخالفت کروڈاڑھیوں کوبڑھاؤاورمونچھیں پست) یعنی چھوٹی(کرو“اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانےاورمونچھیں کٹانے کاحکم فرمانےکےساتھ ساتھ مشرکین کی مخالفت کی بھی حکم فرمادیاکیونکہ بعض مشرکین مونچھیں لمبی لمبی رکھتے تھے اورڈاڑھی نہیں بڑھاتے تھے۔اورحضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سےایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے: قال النبی ﷺ:خالفوا المجوس احفواالشوارب واعفوااللحیٰ19.ترجمہ”:نبی ﷺ نےفرمایاکہ مجوسیوں) یعنی آتش

پرستوں (کی مخالفت کرو موںچھیں پست) یعنی چھوٹی(کرواور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ" اس روایت میں مشرکین کے ایک خاص مذہب والوں یعنی مجوس کا ذکر فرما کر ان کی مخالفت کرنے اور ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا اور مجوسیوں میں ڈاڑھی منڈانے اور کاٹ کر چھوٹی کرنے دونوں کا رواج تھا۔

قدم علی رسول اللہ ﷺ وفد من العجم قد حلقوا الحاھم وترکوا اشوار بھم ،فقال رسول اللہ ﷺ :خالفوا علیھم فحفوا الشوارب واعفوا اللحی20. ترجمہ": حضور ﷺ کے پاس عجم) یعنی غیر عرب(کا ایک وفد حاضر ہوا جنہوں نے اپنی ڈاڑھیوں کو منڈایا ہوا تھا اور اپنی موںچھوں کو لمبا چھوڑا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مخالفت کرو اور موںچھیں پست) یعنی چھوٹی(کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔"

حضور ﷺ نے ان غیر عربیوں کے ڈاڑھی منڈانے کے عمل کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے صرف ڈاڑھی منڈانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا جس میں ڈاڑھی منڈانے کی ممانعت بھی آگئی اور ڈاڑھی چھوٹی رکھنے کی ممانعت بھی آگئی ۔ غیر مسلموں کے ساتھ ظاہری مشابہت بھی اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے آہستہ آہستہ باطن بھی ان ہی جیسا ہو جاتا ہے اور آخر کار دین و مذہب بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

ڈاڑھی کی مشروعیت اقوالِ فقہاء کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام کی روایات وآثار فقہاء ومحدثین کے اقوال و عبارات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی دراصل مذکورہ احادیث و روایات اور آثار کی پیروی کرتے ہوئے ہی ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرانے کو گناہ اور ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔ چاروں ائمہ فقہ) حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک ،حضرت امام شافعی ،حضرت امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ (کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک مٹھی تک ڈاڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے۔اور ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ مٹھی سے ڈاڑھی کم کرنے والا فاسق و فاجر اور گنہگار ہے۔اساطین علماء کی چند تصریحات درج ذیل ہیں:علامہ محمود خطاب لکھتے ہیں:

فلذالك كان حلق اللحية محرما عندائمة المسلمين المجتهدين: ابي حنيفة ومالك والشافعي واحمدوغيرهم.اقوال الفقهاء الذين قصدوالاستنباط الاحكام صريحة فى التحريم كماهومقتضى الاحاديث فيعمل على مقتضاهااذالواجب على المكلف ولاسيمااهل العلم ان لايخرجواعن العمل بالاحكام الواردة على لسان الرسول21.

ترجمہ":اسی وجہ سے تمام مجتہدین جیسے حضرت امام ابوحنیفہ،امام مالک ،امام شافعی ،امام احمدبن حنبل رحمہم اللہ وغیرھم کے نزدیک ڈاڑھی منڈاناحرام ہے۔تمام فقہاء کرام کے اقوال جومسندِ اجتھادپرجلوہ افروزہیں ڈاڑھی منڈانے کی حرمت کوصراحۃ بیان کرتے ہیں جیساکہ احادیث کامقتضی ہے۔لہذاتمام مکلفین خصوصاًاہل علم کے حضرت حکیم الامت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریرفرماتے ہیں ۔ "

"درمختارکاقول "لم یبحہ احدنص فی الاجماع22" ترجمہ":ڈاڑھی منڈانے کی حرمت پراجماع کی صریح دلیل ہے۔"

ان اجماعی حوالوں کےبعداب ذیل میں مذاہب اربعہ کےفقہاء کی تصریحات علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی ہیں ۔

فقہ حنفی کی تصریحات:

درمختارمیں ہے کہ: واماالاخذ منھاوھی دون ذالک کمایفعلہ بعض المغاربۃ ،ومخنثۃ االرجال فلم یبحہ احد،واخذ کلھافعل ھنودالھندومجوس الاعاجم23. ترجمہ":اور)ڈاڑھی(ایک مٹھی سے کم کرناجیساکہ بعض مغرب کےلوگ اورمردوں میں ہیجڑے)مزاج والے (کرتے ہیں ۔تو یہ کسی کےنزدیک بھی جائزنہیں ،اورپوری ڈاڑھی منڈادیناہندکےیہودیوں اورعجمی مجوسیوں کافعل ہے۔"

اسی طرح علامہ شامی رحمہ اللہ تحریرفرماتے ہیں کہ:"وکذایحرم علی الرجل قطع لحیتہ24." ترجمہ":اوراسی طرح مردپراپنی ڈاڑھی منڈاناحرام ہے۔" مولاناخلیل احمدسہارنپوری رحمہ اللہ ابوداودشریف کی شرح" بذل المجھود"تحریرفرماتے ہیں کہ:

فعلم من ذالک ان مایفعلہ بعض من لاخلاق لہ فی الدین من المسلمین فی الھندوالاتراک حرام 25.ترجمہ”:ہندوترک کے بعض کم نصیب مسلمان جوکام) ڈاڑھی مونڈنا(کرتے ہیں اس کاحرام ہونا)حدیث سے (معلوم ہوگیا۔“

علامہ انورشاہ کشمیری رحمہ اللہ تحریرفرماتے ہیں کہ: واماتقصیراللحیۃ بحیث تصیر قصیرۃ من القبضۃ فغیرجائزفی المذاہب الاربعۃ26.

ترجمہ”:اورڈاڑھی کااس طرح کاٹناکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہوجائےتویہ چاروں مذاہب) فقہاءکرام(میں سے کسی کے نزدیک بھی جائزنہیں ہے۔“

مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب تحریرفرماتے ہیں کہ”: ڈاڑھی منڈانایااتنی کتروناکہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے۔“27.

فقہ شافعی کی تصریحات:

شوافع کی کتاب حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج میں ہے کہ:

فی حاشیۃ الکافیۃ بان الشافعی رضی اللہ عنہ نص فی الام علی التحریم قال: الزرکشی وکذاالحلیمی فی شعب الایمان واستاذہ القفال الشاشی فی محاسن الشریعۃ. وقال الاذرعی: الصواب تحریم حلقھاجملۃ لغیرعلۃ بھاکمایفعلہ القلندریۃ۔28. ترجمہ”:کافیہ کےحاشیہ میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نےاپنی کتاب” الام “میں وضاحت فرمائی ہےڈاڑھی مونڈنے کے حرام ہونےپراورامام زرکشی اور حلیمی نےشعب الایمان میں اوران کےاستادقفال شاشی نے محاسن شریعت میں اسی طرح فرمایا۔ اور اوذاعی نے فرمایاکہ درست بات یہ ہے کہ ڈاڑھی مونڈناسب کوحرام ہے۔بغیرکسی بیماری کے جیساکہ قلندریہ لوگ مونڈتے ہیں ۔“

فقہ مالکی کی تصریحات:

فقہ مالکی کے مشہورعالم شیخ احمد نفراوی مالکی ،ابوزیدکےرسالہ کی شرح میں لکھتے ہیں ۔

فماعلیہ الجندفی زماننامن امرالخدم بحلق لحاھم دون شواربھم ،لاشك فی حرمتہ عند جمیع الائمۃ لمخالفتہ لسنۃ ا لمصطفی ﷺ ولموافقتہ لفعل الاعاجم والمجوس29.

ترجمہ”:ہمارےزمانہ کے فوجیوں کاجوڈاڑھی منڈانےاورمونچھیں نہ منڈوانےکاطریقہ ہےوہ بلاشک وشبہ

حرام ہے تمام ائمہ دین کے نزدیک۔کیونکہ یہ سنت مصطفوی کے خلاف ہےاور عجمیوں اور مجوسیوں کی موافقت ہے۔"

فقہ حنبلی کی تصریحات:

الاقناع فقه حنبلی کی مفتیٰ بہ کتاب ہے مصنف لکھتے ھیں ۔ واعفاء اللحية واجب ويحرم حلقها ۔**30**.ترجمہ"ڈاڑھی چھوڑناواجب ضروری ہےاوراس کامنڈاناحرام ہے۔"

فقہ ظاہری کی تصریحات:

وكان من عادة الفرس قص اللحية ،فنهى الشارع من ذالك وامرباعفائها**31**.

ترجمہ"مجوسیوں کی عادت ڈاڑھی منڈاناتھااس لیےشارع نےاس سےروکااوراسکوچھوڑےرکھنے کاحکم دیا۔"

مذاہب اربعہ کےفقہاء کرام اوردیگرفقہاء کرام کی تصریحات اوردلائل سےیہ بات واضح ہوگئی"کہ ڈاڑھی رکھناواجب اوراس کامنڈانا،یاایک مٹھی سےکم کرناحرام ہے۔"

ڈاڑھی کی شرعی مقدار

ڈاڑھی کی شرعی مقدارکےبارےمیں حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتےہیں:

فقديحتمل ان يكون لعفواللحى حدوهوماجاء عن الصحابة فى ذلك فروى عن ابن عمر انه كان يقبض على لحيته فمافضل عن كفه امرباخذه،وكان الذى يحلق راسه يفعل ذلك بامره وياخذعارضيه ويسوى اطراف لحيته وكان ابوهريرة ياخذبلحيته ثم ياخذمايجاوز القبضة**32**. ترجمہ"نبی کریم ﷺ نےجوڈاڑھی بڑھانےکاحکم فرمایااس میں اس بات کااحتمال وامکان ہےکہ ڈاڑھی بڑھانےکی کوئی حدمقرر ہواوروہ مقداروہ ہےجواس سلسلہ میں صحابہ سےمروی ہے۔پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سےمروی ہےک وہ اپنی ڈاڑھی کومٹھی میں پکڑتےتھے،پس جوڈاڑھی ان کی مٹھی سےزائدہوتی تھی اس کو کاٹ دیاکرتےتھے،اورجوآپ

کے سر کو مونڈ تا تھا وہ آپ کے حکم سے ایسا کرتا تھا۔اور وہ رخسار کے) یعنی اوپر کے جبڑے پراگنے والے (بالوں کو کاٹ دیا کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کے کناروں کو برابر کر لیا کرتے تھے۔اور حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیا کرتے تھے۔"

عظیم محدث امام بیہقی رحمہ اللہ) جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کے حامی ہیں(کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے جوڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اس کی مقدار میں وہ احتمال قوی ہے جو صحابہ کرام سے مروی ہے اور وہ ایک مٹھی کی مقدار ہے۔درمختار میں ہے کہ: بقدرالمسنون وھوالقبضۃ33. ترجمہ"ڈاڑھی کی سنت مقدار ایک مٹھی ہے۔"

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

هوان يقبض الرجل لحيته فمازادمنهاعلى قبضة قطعه كذاذكره محمدفي كتاب الاثارعن الامام قال وبه ناخذ34.

ترجمہ": آدمی اپنی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں پکڑلے جو بال مٹھی سے زائد نکلے ہو اس کو کاٹ لے اسی طرح ذکر کیا ہے امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الاثار میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے۔"

مذکورہ بالا اقوال فقہاء کرام ومجتہدین سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ ڈاڑھی کی سنت مقدار ایک مٹھی/ مشت/ قبضہ ہے جو کہ واجب ہے،اور مٹھی کی مقدار سے ڈاڑھی بڑھاناواجب نہیں بلکہ اس کے بعد اضافی بالوں کو کاٹ دینا کم از کم جائز جبکہ بعض کے نزدیک سنت ومستحب ہے اور یہی حق اور صحیح ہے۔

ڈاڑھی اور اس کی مقدار اطباء اور حکماء کی نظر میں

اب تک ڈاڑھی کے شرعی پہلو کے اعتبار سے بحث کی گئی ہے اور اگر طبی پہلو سے غور کیا جائے تو طبی اعتبار سے بھی ڈاڑھی کی افادیت اور اس کے منڈانے کا ضرر اور نقصان طے شدہ ہے۔چنانچہ قدیم طب میں تو یہ بات پہلے ہی سے طے شدہ تھی کہ ڈاڑھی مرد کے لیے زینت اور گردن وسینہ کے لیے بڑی محافظ ہے مگر بعد کے تحقیق دانوں کی تحقیق سے بھی معلوم ہوا کہ ڈاڑھی صحت

کے لیے انتہائی مفید چیز ہے۔اوراس کو منڈانے سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ:

"ڈاڑھی کے موجود ہونے سے مضر جراثیم حلق اور سینے میں پہنچنے سے رکے رہتے ہیں ۔اوراس کے برعکس متعدد ماہرین کی رائے کے مطابق ڈاڑھی منڈانے سے مردانہ قوت میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔اوراسی وجہ سے ان کا کہنا ہے کہ اگر سات نسلوں تک ڈاڑھی منڈانے کی عادت قائم رہے تو آٹھویں نسل بغیر ڈاڑھی کے پیدا ہوگی ۔ڈاڑھی مونڈنے سے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہوجاتا ہے اور دیگر کئی دماغی بیماریاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں ۔ڈاڑھی منڈانے سے پھیپھڑوں کی معتدد بیماریاں)مثلاً نمونیہ ،سل وغیرہ(پیدا ہوتی ہیں ۔ڈاڑھی کو بار بار مونڈنے سے آنکھوں کی رگوں پر برا اثر پڑتا ہے اور نظر کمزور ہوجاتی ہے۔)جس کی آج کل اکثر لوگوں کو شکایت ہے(اور اگر ڈاڑھی کو ایک مٹھی ہونے کے بعد بھی نہ کاٹا جائے اوراس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو ڈاڑھی کے بالوں کا اوپر والا حصہ پتلا ہوتا چلا جاتا ہے جس کے نتیجے میں سر میں اثر پیدا ہوتا ہے اوراس کی وجہ سے عقل اور دماغ میں فتور اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔35"

اس بارے میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔اس کا بلفظہ ترجمہ یہ ہے:

" ایک مضمون نگار نے ڈاڑھی مونڈنے کے لیے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو ڈاڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے۔لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ڈاڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے؟لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے؟کسی کے سر پر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے۔لیکن یہ عجیب تماشہ ہے کہ اپنے چہرہ کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو ڈاڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے،جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ڈاڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرہ کو مردانہ قوت،استحکام سیرت کمال فردیت اور علامت ِ امتیاز بخشتی ہیں ۔ اوراس کا بقاء وتحفظ بھی دلیری کی بناء پر ہوتا ہے۔یہی تھوڑے سے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں ، کیونکہ

اس کے علاوہ بدن کے تمام بالوں میں مرداورعورت دونوں مشترک ہیں ۔عورتیں اپنےدلوں میں ڈاڑھی اورموچھوں کی بڑی قدرر کھتی ہیں اورباطن میں بےریش مردوں کی بہ نسبت باریش مردوں کی زیادہ دلدادہ ہوتی ہیں۔اوربظاہر توایسامعلوم ہوتاہے کہ ان کوڈاڑھی اورمونچھیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں ،لیکن اس کاسبب صرف یہ ہے کہ وہ فیشن کی غلام اورلباس کی ماتحت ہوا کرتی ہیں ۔اوربدقسمتی سے آج کل ڈاڑھی اورمونچھیں فیشن کی بارگاہ سےمردودہوچکی ہیں ، نتھنوں اورمنہ کے سامنے تھوڑے سے بالوں کی موجودگی ایک اچھی چھلنی کاکام دیتی ہےاور مضرت رساں خاک مٹی اوربہت سے جراثیم ناک اورمنہ میں نہیں جانےپاتے،لمبی اور گھنی ڈاڑھی گلےکوسردی کے اثرات سے بچائےرکھتی ہے۔36"

ڈاڑھی منڈانےاورکٹانےمیں پائےجانےوالےدیگر گناہ

ڈاڑھی منڈانابظاہرایک گناہ ہےلیکن درحقیقت اس عمل میں کئی گناہ پائےجاتےہیں جن کاذیل میں اختصارکےساتھ ذکر کیا جاتاہے۔ایک گناہ یہ کہ کہ گناہ علانیہ) کھلم کھلا(گناہ ہے۔جولوگوں کی نظروں سے مخفی نہیں رہتااورگناہ کوظاہر کرنابھی مستقل گناہ ہے۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سےروایت ہےکہ: سمعت رسول اللہ ﷺیقول: کل امتی معافی الا المجاھرین37. ترجمہ":میں نےرسول اللہ ﷺسےسناکہ: میری سب امت کی معافی کردی جائےگی مگرکھلم کھلاگناہ کرنےوالوں کی نہیں ۔"

ڈاڑھی منڈانےمیں ایک گناہ یہ ہےکہ اس عمل میں اللہ تعالیٰ کےعطاکردہ مردانی چہرہ کےحسن وجمال اورزینت کوتبدیل کرکے حلیہ خراب کرنا)یعنی مثلہ بنانا(اوراپنی فطری شکل کوبگاڑنااورتغییر خلق اللہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی فطرت وخلقت کوبدلنا (پایاجاتا ہے۔ اوریہ دونوں عمل یعنی مثلہ بنانااورتغییرخلق اللہ حدیث کی روسےممنوع ہیں۔

ڈاڑھی منڈانےمیں ایک گناہ یہ پایاجاتاہےکہ اس میں کافروں کےساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔اوراسی وجہ سےحضور ﷺ نے ڈاڑھی بڑھانےکاحکم فرماتےوقت کافروں کی مخالفت کابھی

ذکر فرمایاہے۔اوراحادیث میں کافروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے پربڑی سخت وعیدیں آئیں ہیں ۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروبن عاص رضی اللہ عنہ سےروایت ہے کہ:

ان رسول اللہ ﷺ قال: لیس منامن تشبہ بغیرنالاتشبھوابالیھودولابالنصاری

38.ترجمہ" :رسول اللہ ﷺ نےارشادفرمایاکہ:وہ شخص ہم میں سے نہیں جوہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت اختیارکرے۔اورتم نہ یہودکے ساتھ مشابہت اختیارکرواورنہ نصاریٰ) یعنی عیسائیوں(کے ساتھ ۔" ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانےوالے گناہوں میں سےایک گناہ" خواتین کے ساتھ مشابہت" اختیارکرناپایاجاتاہے۔کیونکہ ڈاڑھی کواللہ تعالیٰ نے مردوں اورعورتوں کے درمیان امتیازی شرف کی چیز بنایاہے۔اورجس عمل میں عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیارکرناپایاجاتاہوایسے عمل کواختیارکرنااحادیث کی روسے گناہ بلکہ باعثِ لعنت عمل ہے۔چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھماسےروایت ہے کہ انہوں نے فرمایاکہ: لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساءوالمتشبھات من النساء بالرجال

39. ترجمہ":رسول اللہ ﷺ نےعورتوں کے ساتھ مشابہت اختیارکرنےوالے مردوں اورمردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے۔" ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانےوالے گناہوں میں سےایک گناہ یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈاکریاایک مٹھی سے کم کراکرجب تک انسان اس عمل کامرتکب رہتاہےاس وقت تک اس کاگناہ برابرجاری رہتاہے۔یعنی یہ گناہ مسلسل ،مستمراورجاری گناہ ہےوقتی اورعارضی گناہ نہیں ہے۔ڈاڑھی منڈانےوالاگنہگاررہتاہےاورڈاڑھی منڈانےکاگناہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتاہے۔اس کے جاگنے کی حالت میں ،نیندکی حالت میں ،کھانے کی حالت میں ،پینے کی حالت میں ،عبادت) نماز،روزہ ،زکوٰۃ ،حج ،تلاوتِ قرآن پاک اوراللہ تعالیٰ کا مبارک ذکر(کی حالت میں،حضورپاک ﷺ پردرودشریف پڑھنے کی حالت میں ،تہجد،اشراق،اوابین اورچاشت وغیرہ نفلی نمازوں کی حالت میں ،بازارمیں خریداری کرتےہوئے،کوئی چیزبیچتےہوئے،کوئی معاملہ کرتےہوئے،دین وایمان کی بات سنتے اوربولتےہوئے، مسجدمیں ،گھرمیں بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھنے کی حالت میں ،خوشی غمی کی حالت میں ،قضاء حاجت کی حالت میں ، غرض یہ کہ یہ گناہ مسلسل اورمستمراورجاری گناہ ہے۔

خلاصہ بحث

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت قرآن وسنت،اجماع اورشرعی قیاس) چاروں شرعی اصولوں(کی روشنی میں تفصیلی طور پر سامنے آگئی ہے۔ جس سے اس بات کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ کم از کم ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اوراس کو منڈادینایا کٹا دیناحرام اور کئی گناہوں کا مجموعہ اور نبی کریم ﷺ کی اذیت ونفرت کاباعث ہےاور ایک مٹھی کی مقدارپوری ہونےکےبعد زائدبالوں کوکٹادینابلاشبہ جائزبلکہ بہت سےحضرات کےنزدیک سنت ومستحب ہے۔کیونکہ ڈاڑھی کی شرعی مقدارہےجونقل کے علاوہ فطرت اورعقل کےاصولوں پر مبنی ہے۔لہذا مسلمانوں کوعقیدت ومحبت اورشوق وذوق کےساتھ شرعی ڈاڑھی رکھنےکا اہتمام کرناچاہیے،تاکہ قیامت کےدن اللہ تعالیٰ کے حضوریہ کہنےکی سعادت حاصل کرسکیں کہ:

﴿تیرے محبوب کی یارب شباہت لےکے آیا ہوں حقیقت اس کوتوکردے میں صورت لےکے آیاہوں﴾

حوالاجات

1. ترمذی ،محمد بن عیسی ' ،جامع الترمذی) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸ ابواب الادب ،باب فی التوقیت فی تقلیم الاظفارواخذالشارب ،رقم الحدیث: ۲۷۵۹
2. بلیاوی ،مولاناعبدالحفیظ ،مصباح اللغات ،)لاہور:المصباح،۱۹۵۳(،ص ۷۷۲
3. بخاری ،محمد بن اسماعیل ،الصحیح البخاری ،)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۸(کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان(
4. رضوان ، مفتی محمد،ڈاڑھی کا شرعی حکم ،)راولپنڈی: ادارہ غفران ،۲۰۰۹(ص.۲۰۴
5. سورۃ النساء،۱۱۹:۴(عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن) کراچی: ادارۃ المعارف ۲۰۰۳،ج ۲ص۵۴۹
6. سورۃ طہ،۹۴:۲۰(عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن) کراچی: ادارۃ المعارف۲۰۰۳ج ۶ص ۱۴۰
7. قشیری، مسلم بن حجاج ،الصحیح المسلم ،)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰(کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ،رقم الحدیث:۲۷۵۷
8. عینی ،علامہ محمودبن احمد،عمدۃ القاری ،)بیروت: دارالکتب العلمیہ،۱۴۲۱ھج(کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ،رقم الحدیث:۲۴۸۷
9. مناوی ،علامہ عبدالرؤف،فیض القدیرشرح جامع الصغیر)مصر:المکتبۃ التجاریۃالکبری، ۱۳۵۶ھج(کتاب الادب،باب فی الفطرۃ والختان ،ج :۴ص۳۱۶رقم الحدیث: ۵۴۳۲
10. نووی ،یحی بن شرف،المنھاج) بیروت: دارالفکر،۱۹۴۳(کتاب الطھارۃ ،باب خصال الفطرۃ، ج :۳ص۱۴۸
11. ابن حبان ،امام حاتم محمد، صحیح ابن حبان)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۳۸۱ھج(کتاب الطہارۃ ،ذکرالبیان بان الاغتسال للجمعۃ من فطرۃ الاسلام،رقم الحدیث:۱۲۲۱
12. ابوداود،سلیمان بن الاشعث،سنن ابی داود)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۰(ابواب الادب ،باب ماجاءفی قص الشارب ،رقم الحدیث۴۶۰۴
13. قشیری، مسلم بن حجاج ،الصحیح المسلم) کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰(کتاب اللباس ،باب اعفاءاللحی ،رقم الحدیث:۵۸۹۳
14. تھانوی،مولانااشرف علی ،اصلاح الرسوم)کراچی : اسلامی کتب خانہ ،۱۳۹۳ھج(باب اول ،فصل چھارم ،ص۲۱
15. طبرانی سلیمان بن احمد،المعجم الکبیر)موصل: مطبۃ الزھراءالحدیثۃ،۱۹۸۴(ج:۱ص۲۷۷،رقم الحدیث:۱۱۷۲۴
16. ترمذی،محمد بن عیسی ' ،جامع الترمزی)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ماجاءفی قص الشارب،رقم الحدیث:۱۷۲۸
17.) شیخ الحدیث،مولانازکریا،ڈاڑھی کاوجوب) کراچی: گاباسنز،۲۰۱۵(صفحہ:۲۰،۲۸
18. بخاری ،محمد بن اسماعیل ،الصحیح البخاری) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ماقالوافی الاخذمن اللحیۃ
19. ترمذی،محمد بن عیسیٰ،جامع الترمذی)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ماجاءفی قص الشارب ،رقم الحدیث: ۱۷۸۹
20. ابن ابی شیبہ،امام ابوبکرعبداللہ بن محمد،مصنف ابن ابی شیبہ)کراچی: ادارۃ القرآن ،۱۴۰۴ھج(کتاب الادب ،باب ماقالوافی الاخذمن اللحیۃ،حدیث نمبر:۲۵۹۹۱
21. علامہ محمودبن محمدخطاب ،المنھل العذب الموروفی شرح سنن ابی داود)کراچی: قدیمی کتب خانہ،س ن(ج:۱ص۱۸۶
22. حکیم الامت،مولانااشرف علی،بوادرالنوادر)کراچی: اسلامی کتب خانہ ،س ن(ص۴۴۳(
23. علاءالدین محمد بن علی الحصکفی ،الدرالمختار)کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی،۱۴۰۶ھج(کتاب الصوم ،باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ،ج:۲ص۴۱۸
24. شامی ،علامہ ابن عابدین ،ردالمحتارعلی الدرالمختار)کراچی: ایچ.ایم سعید کمپنی ،۱۴۰۶ھج(کتاب الصوم ،باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ ،ج۲ص۴۲۴

25. سھارنپوری ،مولاناخلیل احمد،بذل المجھود فی حل ابی داود)کراچی: مکتبۃ الشیخ،س ن(ج :اص۳۳

26. کشمیری ،علامہ انورشاہ،العرف الشذی) کراچی: اسلامی کتب خانہ ،س ن(

27. مفتی عبدالرحیم لاجپوری ،فتاوٰی رحیمیہ ،)کراچی: اسلامی کتب خانہ ،)س ن(،ج: اص۷۵(

28. علامہ احمدبن قاسم عبادی،حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج فی شرح المنھاج)بیروت، دارالکتب العلمیہ،س ن(کتاب الاضحیۃ،باب فی العقیقۃ،ص۳۷۶(

29. شیخ احمدبن غنیم ،الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید)بیروت:دارالمعرفۃ،س ن(باب فی الفطرۃ والختان ،ج۲،ص۳۰۷(

30. ابوالنجاءشرف الدین موسی حجاوی مقدسی ،الاقناع فی فقہ الامام احمد)بیروت:دارالکتب العلمیہ،)س ن(کتاب الطھارۃ،باب فی الامتشاط والادھان.ج:اص۲۰(

31. قاضی محمدبن علی شوکانی ،نیل الاوطار)بیروت: داراحیاءالتراث العربی،)س ن(ج:اص۱۰۷(

32. امام بیہقی ،شعب الایمان) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،)س ن(فصل فی الاخذمن اللحیۃ والشارب،ج:۸ص۴۱۱(

33. علاءالدین محمدبن علی الحصکفی ،الدرالمختار)کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی ،۱۴۰۶ھج(کتاب الصوم ،باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ،ج:۳ص۴۳۱(

34. شامی ،علامہ ابن عابدین ،ردالمختار علی الدرالمختار)کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی،۱۴۰۶ھج(کتاب الصوم ،باب مایفسدومالایفسدہ،ج:۳ص۴۷۳(

35. لکیھم پوری ،مولوی حکیم شمیم احمد،ڈاڑھی طبی نقطہ نظرسے)دیوبند:کتب خانہ دارالعلوم دیوبند،۱۹۸۹(،ص۱۶۷(

36. ایضا،صفحہ۲۸۹(

37. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب سترالمومن علی نفسہ ،رقم الحدیث:۲۹۹۰(

38. ترمذی ،محمدبن عیسی '،جامع الترمذی) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(ابواب الاستئذان والآداب ،باب ماجاءفی کراہیۃاشارۃ الیدبالسلام(

39. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب اللباس ،باب المتشبھون بالنساءوالمتشبھات بالرجال ،رقم الحدیث:۵۸۸۵(